السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مسجد کے جملہ مصلی اہل حدیث ہیں اور اہل حدیث کے طریقہ پر نماز باجماعت ادا کرتے ہیں ۔ پوری جماعت ربنالک الحمد اور آمین جہر (اونچی آواز) سے کہتی ہے ، لیکن جماعت میں شامل نابالغ لڑکے ، مسئلہ کی اہمیت کو نہ جان کر رواجاً ، بلکہ شرارتاًاپنے ہم جنسوں میں سے ایک آواز پر اپنی آواز کو اونچی کرنے کے لیے آمین اور ربنالک الحمد بہت بلند آواز سے کہتے ہیں ۔ ان کی بے حد بلند آواز سے جماعت میں تفریق ہوگئی ہے پس بلند آوازی کی حد اور معیار بیان فرمائیں تاکہ جماعت میں تفریق نہ ہو ۔ قاضی محمد خاں منڈلہ سی پی

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز باجماعت میں امام آمین اتنی اونچی آواز سے کہہ سکتا ہے کہ اس کی آواز پہلی صف سے متجاوز ہو کر عورتوں کی صف (اگر عورتیں جماعت میں شریک ہوں) تک پہنچ جائے ۔ ''عن أم الحصين أنها صلت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قال : ولا الضالین ، قال : آمین ، فسمعته وهی فی صف النساء ،، (أخرجه الطبرانی فی الکبیر(25/158) وابن راهویه فی مسنده ، وسکت علیه الحافظ فی الدرایة(1/139) والزیلعی فی نصب الرایة، (381/1) والعینی فی شرح البخاری (6/53) اور مقتدی بالغ ہوں یا نابالغ ، اس قدر بلند آواز سے کہیں کہ ان کی اور امام کی مشترکہ مجموعی آواز سے مسجد میں ارتجاج (گونج) پیدا ہو جائے ۔ ''عن أبی هریرة قال : ترک الناس آمین ، وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : إذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضالین ، قال : آمین ، حتی یسمع أهل الصف الأول فیرتج بها المسجد ،، (وابن ماجه (کتاب اقامة الصلاة باب الجهر بآمین (853)(1/278) بسند ضعیف ، لکن ضعفه انجبر بتعدد طرقه ، وقد اعترف النیموی بأنه حسن لغیره ، (|آثار السنن 1/94) ''عن عطاء قال : کنت أسمع الأئمة ابن الزبیر ومن بعدهم یقولون آمین ، ویقول من خلفه آمین حتی أن للمسجد للجة ،، (الشافعی) (عمدة القاری 6/48) اور ربنالک الحمد الخ مقتدی اتنی بلند آواز سے کہہ سکتے ہیں کہ ان کی آواز امام تک پہنچ جائے کما یدل علیه حدیث رفاعة بن رافع الزرقی الذی أخرجه البخاری 1/191 وغیرہ –اور بچوں کو سمجھا نا دینا چاہیے کہ وہ آمین اور ربنا لک الحمد درمیانی آواز سے کہیں اور گلا پھاڑ کر نہ کہیں ۔ ایسی معمولی بات پر جماعت میں تفریق ہو جانا جماعت کے ادبار وانحطاط کی عبرت ناک دلیل ہے ۔ (محدث دہلی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 253

محدث فتویٰ